اے اہلِ فجر

تالیف

صالح بن عبدالرحمٰن الخضیری

ترجمانی

مشتاق احمد کریمی

داعی مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

ناشر

مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

انٹرنیٹ سیکشن

www.islamhouse.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اہلِ فجر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَصَلیّٰ اللّٰہُ عَلیٰ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِہِ وَصَحْبِہِ وَبَعْدُ:

ایک جماعت جسے ہر بھلائی کے انجام دینے کی توفیق ملی ہے، جس کے افراد کے چہرے روشن ہیں، جن کی پیشانیاں چمک دار ہیں اور جن کے اوقات بابرکت ہیں۔ اگر آپ کا شمار ان میں ہے تو آپ اللہ کے اس فضل وکرم پر اس کا شکر ادا کیجئے، اور اگر آپ کا شمار ان میں نہیں ہے تو آپ کے لئے میری دعا ہے کہ آپ اس قافلہ میں شامل ہو جائیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ کون سی جماعت ہے؟

یہ جماعت اہلِ فجر کہلاتی ہے! یہ ایسے لوگ ہیں جو اس فریضہ کی ادائیگی کے نہایت حریص ہیں، اس شعار کے ساتھ خصوصی اعتناء برتتے ہیں، ان کا ہر فرد اسی شعار سے اپنے دن کا استقبال کرتا ہے اور اسی سے اپنے دن کو شروع کرتا ہے۔ اور اس کے ادا کرنے والے کی شہادت ملائکہ دیتے ہیں، اور جو اسے باجماعت ادا کرے گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔

یہ فجر کی نماز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ''قرآن'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿**وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْداً**﴾ **(بنی اسرائیل: ۷۸)**
''اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے''۔

اس نماز کی پابندی دخولِ جنت کا سبب ہے، اس کے لئے وضو کرنے میں نہ جانے کتنے درجے بلند ہوتے ہیں، اور اس کے لئے چلنے میں کتنی نیکیاں ملتی ہیں۔ اور اس کے بعد کے اوقات میں خیر وبرکات کا نزول ہوتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿**اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِأُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا**﴾ ''اے اللہ! تو میری امت کے لئے اس کے اولین وقت میں

برکت نازل فرما''۔ (اس حدیث کوامام احمد، ابوداؤد، ترمذی اورابن ماجہ نے روایت کیا ہے)۔

اہلِ فجر جنھوں نے اللہ کے داعی کی دعوت پر لبیک کہا جب وہ یہ ندا لگاتا ہے: ﴿**حَيَّ عَلىٰ الصَّلاَةِ، حَيَّ عَلىٰ الْفَلاَحِ**﴾''نماز کے لئے آؤ،فلاح پانے کے لئے آؤ''۔ چنانچہ ان اہلِ فجر کے لئے سلامتی ہو، جب وہ ﴿**اَلصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ**﴾ (**نماز نیند سے بہتر ہے**) کا الہام الٰہی پاتے ہیں اورعبودیت وبندگی کے معانی کا ادراک وشعور کرتے ہیں، چنانچہ ایام کی سعادت وکامرانی ان کا استقبال کرتے ہیں، انہیں خوش خبری دیتے ہیں اورانہیں اس پر کاربند کرتے ہیں۔ نبی کریمﷺ نے ارشادفرمایا: ﴿**بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِيْ الظُّلَمِ إِلىٰ الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**﴾''رات کی تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو بروز قیامت کامل نور کی خوش خبری سنادو''۔ (ترمذی وابوداؤد)

اے اہلِ فجر! تم عظیم اجر وثواب حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہو، لہذا تمہیں اہلِ خواہشات اوراہلِ حظوظ عاجلہ پر رشک کرنے کی حاجت نہیں، کیونکہ بخدا ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر رشک کیا جائے، اس کے بجائے تمہیں اللہ کے فضل ورحمت پر رشک کرنا چاہئے اوراسی کا تمہاری اعانت پرشکرادا کرنا چاہئے اوراسی کی طرف تمہاری تمامتر توجہ صرف ہونی چاہئے۔ نبی کریمﷺ ارشادفرماتے ہیں: ﴿**مَنْ صَلىّٰ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلىّٰ الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلىّٰ اللَّيْلَ كُلَّهُ**﴾''جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، گویااس نے آدھی رات قیام کیااور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، گویااس نے پوری رات قیام کیا''۔ (مسلم)۔

اے اہلِ فجر! تمہاری لئے مبارکبادی ہے کہ تم جنت میں اپنے رب کریم کے چہرہ انور کی لذتِ نظر سے بہرہ ور ہوگے۔ نبی کریمﷺ نے ارشادفرمایا: ﴿**إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا**

تَـرَوْنَ هٰـذَا الْـقَـمَـرَ لاَ تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَلاَّ تُغْلَبُوْا عَلیٰ صَلاَةٍ قَبْـلَ طُـلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا، ثُمَّ قَرَأَ ''وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ'' ﴾ ''تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح یہ چاند دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے میں کوئی شبہ نہیں ہوگا، لہٰذا اگر تم طلوعِ شمس سے قبل نماز اور غروبِ شمس سے قبل نماز ادا کرنے میں مشغول نہ رہنے کی طاقت رکھتے ہو، تو ضرور ان نمازوں کو ادا کرو، پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی''۔ (بخاری ومسلم)

اے اہلِ فجر! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ تو اموال وعورتیں لے کر جائیں اور تم اوقات میں برکت، نشاط وخوش گوارِیٔ نفس، مختلف ہدایات، دخولِ جنت اور نزولِ رحمت کے ساتھ واپس لوٹو۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**مَـنْ صَـلـّیٰ الْبَـرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ**﴾ ''جس نے دو ٹھنڈے وقت (صبح وشام) کی نماز پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ (بخاری ومسلم) اور ''دو ٹھنڈے وقت'' سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**لَـنْ يَـلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلیّٰ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا**﴾ ''وہ شخص جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوسکتا جس نے طلوعِ شمس اور غروبِ شمس سے قبل والی نماز پڑھی''۔ (مسلم) اور اس سے مراد نماز فجر اور نماز عصر ہے۔

اے اہلِ فجر! تم لوگ اللہ تعالیٰ کی حفاظت وذمہ داری کے سبب بالکل محفوظ ہو، تمہارے نفس خوش گوار اور تمہارے جسم نشیط ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**مَنْ صَلیّٰ الصُّبْحَ فَهُـوَ فِـيْ ذِمَّةِ الـلّٰـهِ**﴾ ''جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت وذمہ داری میں ہے''۔ (مسلم) نیز نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**يَـعْـقِـدُ الشَّيْطَانُ عَلیٰ قَافِيَةِ رَأْسِ**

أَحَـدِكُمْ إِذَا نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ وَيَضْرِبُ عَلىٰ مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلىّٰ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيْطاً طَيِّبَ النَّفْسِ ، وَإِلاَّ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ﴾ ''تم میں سے ہر شخص کی گدی میں جب وہ سوتا ہے، شیطان تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ کی جگہ پر یہ بات ڈالتا ہے کہ ''ابھی رات بہت ہے، لہٰذا سوتے رہو''۔اب اگر وہ بیدار ہوگیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اور اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اور اگر نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ چست ونشیط اور خوش گوارئِ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے، ورنہ سست اور خبثِ نفس کے ساتھ صبح اٹھتا ہے''۔(متفق علیہ)۔

اے **اہلِ فجر!** تمہاری شرف وعزت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ تمہارے لئے رحمٰن کے ملائکہ شہادت وگواہی دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَصَلاَةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ۔ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ۔ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ﴾ ''تمہارے درمیان رات کے ملائکہ اور دن کے ملائکہ باری باری آتے ہیں اور فجر کی نماز اور عصر کی نماز میں اکٹھا ہوتے ہیں، پھر وہ ملائکہ جو تمہارے درمیان رات میں تھے وہ اللہ کے پاس چڑھتے ہیں تو ان کا رب ان سے سوال کرتا ہے- حالانکہ وہ ان کو سب سے بہتر جانتا ہے- تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ ملائکہ جواب دیتے ہیں: ہم نے ان کو اس وقت چھوڑا جب وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم جب ان کے پاس آئے تھے تو اس وقت بھی وہ نماز ہی پڑھ رہے تھے''۔(بخاری ومسلم)۔

اے **اہلِ فجر** خاص طور پر اور جو جماعت کی پابندی کرتے ہیں عام طور پر! تم خوش ہو جاؤ: کیونکہ تمہارا وضو کرنا درجات کی بلندی کا سبب ہے، تمہارا مسجدوں کی جانب چلنا نیکی ہے اور مسجد میں تمہارا بیٹھنا رحمت وبخشش کا سبب ہے۔ محمد حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**مَنْ غَدَا إلىٰ الْمَسْجِدِ أوْ رَاحَ أعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِيْ الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا أوْ رَاحَ**﴾ ''جو صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف چلے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ہر صبح وشام جانے کے بدلہ ایک ایک مہمان خانہ تیار کرے گا''۔ (بخاری ومسلم)۔

نیز محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: ﴿**صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ أنَّهُ إذَا تَوَضَّأ فَأحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إلىٰ الْمَسْجِدِ لاَ يُخْرِجُهُ إلَّا الصَّلاَةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَإذَا صَلىّٰ لَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلاَ يَزَالُ أحَدُهُمْ فِيْ صَلاَةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ**﴾ ''جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجہ فضیلت والی ہے، اور یہ کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور بہتر طور پر وضو کرتا ہے، پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے اور نماز کے علاوہ اس کا کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا، تو اس کے ہر قدم کے بدلہ ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے، پھر جب نماز پڑھ لیتا ہے تو ملائکہ برابر اس کے لئے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلیٰ پر رہتا ہے، کہتا ہے: اے اللہ! اس کو بخش دے، اس پر رحم فرما۔ اور مصلیوں میں ایک شخص نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہے''۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم شریف کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ﴿**اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤذِ فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ**﴾ ''اے اللہ! اس پر

رحم فرما، اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ جب تک وہ اس جگہ میں ایذادہ بات نہ کرے اور جب تک اپنا وضوتوڑ نہ دے''۔

نیز نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: ﴿**ألاَ أدُلُّكُمْ عَلىٰ مَا يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَاوَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا : بَلىٰ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: إسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلىٰ الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إلىٰ الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ**﴾ ''کیا میں تمہیں وہ باتیں نہ بتادوں جن سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو مٹادے اور تمہارے درجات کو بلند کردے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ''ناپسندیدگی کے باوجود کامل وضوکرنا، مسجدوں کو زیادہ سے زیادہ چل کر جانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرتے رہنا، یہی سرحد کی حفاظت و پہرہ داری ہے، یہی سرحد کی حفاظت و پہرہ داری ہے''(مسلم)۔

لہٰذا نمازِ فجر کی پابندی وحفاظت کرنے والوں کے لئے سلامتی ہے، جبکہ انہوں نے شب بیداری چھوڑی، رات کی رنگین محفلوں کو تیاگ دیا اور عظیم اجر وثواب سے سرخرو ہوئے۔آپ ان میں سے ایک کو دیکھیں گے کہ وہ نماز فجر کے لئے رات ہی سے الارم والی گھڑی، وضواور مختلف اوراد و دعا کے ساتھ سراپا تیار رہتا ہے، اگر اسے نماز فجر کے فوت ہونے کا خوف لاحق ہوتا ہے تو وہ کسی کو وصیت کرتا ہے کہ وہ اسے بیدار کردے۔اور ان سب سے پہلے اس کا وہ احساسِ ایمانی ہے جس سے اس کا قلب معمور ہے، یہانتک کہ اگر اس کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آجاتا ہے جو اس کے ایک مرتبہ بھی تاخیر سے سونے کا سبب بن جاتا ہے، تو آپ اسے پائیں گے کہ وہ نماز کے لئے ہڑبڑا کراور اس کی ادائیگی میں سبقت کرتے ہوئے نیند سے بیدار ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اللہ ہی کے لئے ان کی خوبی ہے جب وہ وقت پر نمازِ فجر پڑھتے ہیں، اس

کے وقت کی حفاظت کرتے ہیں اور اس پر مداومت برتتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین عمل سے سرفراز ہوتے ہیں۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ﴿**سَألْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أيُّ الأعْمَالِ أحَبُّ إلىٰ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: اَلصَّلاَةُ عَلىٰ وَقْتِهَا**﴾ ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وقت پر نماز پڑھنا''۔(بخاری ومسلم)۔

درحقیقت یہی لوگ مرد ہیں اور حقیقت میں سچے مومن ہیں۔ ہمارے رب بزرگ وعظیم نے فرمایا: ﴿**فِیْ بُیُوْتٍ أذِنَ اللّٰهُ أنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهُ یُسَبِّحُ لَهُ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ، رِجَالٌ لاَ تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَإقَامِ الصَّلاَةِ وَإیْتَاءِ الزَّکَاةِ یَخَافُوْنَ یَوْماً تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالأبْصَارُ، لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ أحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ**﴾ (النور:۳۶-۳۸) ''ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہوجائیں گی۔اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے ،اللہ جسے چاہے بےشمار روزیاں دیتا ہے''۔

البتہ جن لوگوں نے نماز کو ضائع کردیا، اس کے ساتھ سستی وبے اعتنائی برتی اور اسے وقت سے موخر کردیا، تو کاش مجھے علم ہوتا کہ وہ جان لیتے کہ انہوں نے کتنا بڑا گناہ کا ارتکاب کیا ہے؟ اور کتنے بڑے عظیم اجر وثواب سے محروم ہوگئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**فَوَیْلٌ**

﴿وَيْلٌ لِلْمُصَلِّيْنَ، الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلاَتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴾ (الماعون:۴-۵) ''ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے، جو اپنی نماز سے غافل ہیں''۔ نیز ارشاد ربانی ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أضَاعُوْا الصَّلاَةَ وَاتَّبَعُوْا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، إلاَّ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَأوْلٰئِکَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُوْنَ شَيْئاً ﴾ (مریم:۵۹-۶۰) ''پھران کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، سوان کا نقصان ان کے آگے آئے گا، بجز ان کے جوتوبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی''۔

اور نبی کریمﷺ نے ارشادفرمایا: ﴿إنَّ أوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلاَتُهُ، فَإن صَلُحَتْ فَقَدْ أفْلَحَ وَنَجحَ، وَإنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ﴾ ''بروز قیامت بندہ کے عمل میں سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے۔ چنانچہ اگر نماز درست نکلی تو وہ کامیاب وبامراد ہوا، اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوا''۔ (اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)۔

اے باجماعت نماز کو ضائع کرنے والے اور خاص طور سے نمازِ فجر کو ضائع کرنے والے! کیا آپ کے پاس ہمت وحوصلہ نہیں کہ آپ تھوڑا سا اوپر اٹھیں تاکہ آپ ان لوگوں کے زمرہ میں شامل ہوجائیں جن کی تعریف وتشہیر گزر چکی ہے۔ کیوں آپ شیطان کو اپنے آپ پر غالب آنے کا راستہ دیتے ہیں؟ اور کیوں آپ اس بات پر رضامند ہیں کہ وہ آپ کے کانوں میں پیشاب کرے؟ اپنے حبیب مصطفیٰﷺ کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا جو رات کو صبح تک سوتا رہا تو آپ نے ارشادفرمایا: ﴿ذَاکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أذُنَيْهِ ﴾ ''وہ ایسا آدمی ہے جس کے کانوں

میں شیطان نے پیشاب کیا ہوا ہے''۔(بخاری ومسلم)۔

برادرِمن! جب آپ لذتِ خواب سے محظوظ ہورہے ہوں، اس وقت آپ اس حسرت وغم کو یاد کرلیں جو آپ کی نیند کا نتیجہ ہے، اور نبی حبیبﷺ کا یہ فرمان کافی ہے: ﴿**أصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ**﴾''وہ سست اور خبثِ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے''۔(متفق علیہ)۔ نیز نبی کریمﷺ کے خواب والی حدیث میں آپﷺ کا یہ فرمان: ﴿**وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوْبَةِ**﴾''وہ آدمی جس کا سر پتھر سے کچلا جارہا تھا، تو وہ شخص تھا جو قرآن کو پکڑتا تھا اور اس کا انکار کرتا تھا اور فرض نماز سے سویا رہتا تھا'' (بخاری) چنانچہ یہ شخص جب نماز چھوڑ کر لذتِ خواب سے محظوظ ہورہا تھا تو اس کو یہ سزا دی گئی کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جاتا رہے۔اور جزا وسزا عمل کے جنس سے ہوتی ہے۔

ہوشیار! اہلِ فجر کے ساتھ شامل ہوجاؤ! تاکہ آپ اللہ کی حفاظت وذمہ داری میں آجائیں اور آپ کا نام نیک وصالحین کے دفتر میں لکھا جائے اور آپ کو سعادت وکامرانی اور نور حاصل ہوجائے۔اور آپ کا نام منافقین کے کھاتہ ورجسٹر سے کاٹ دیا جائے، رسول اکرم حبیبِ پاکﷺ فرماتے ہیں: ﴿**لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلُ عَلىٰ الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لأتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً**﴾''منافقین پر فجر وعشاء کی نماز سے بڑھ کر اور کوئی نماز بوجھ نہیں ہے، حالانکہ اگر وہ جان جائیں کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر وثواب ہے، تو وہ ان میں ضرور حاضری دیں خواہ اس کے لئے انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے''۔(اس حدیث کو امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)۔

اے پیارے مسلمان بھائی! آپ اپنے نفس کا محاسبہ کریں، اپنے رب کے ساتھ صدق

وصفا کا معاملہ کریں اور اپنے دن کا آغاز توبہ کے ساتھ کریں آپ کے پچھلے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اور آپ اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کریں اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کریں کہ وہ آپ کی مدد کرے۔ اور شب بیداری سے پرہیز کریں، کیونکہ یہی نمازِ فجر کے فوت ہونے کا بنیادی سبب ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان اسباب کو کام میں لائیں جو آپ کے لئے باذن اللہ مددگار ثابت ہوں اور یہ کہ آپ طہارت و وضو کی حالت میں بستر پر آئیں اور سونے کی دعا پڑھ کر سو جائیں۔ اپنے پاس اِلارم والی گھڑی بھی رکھ لیں۔ اس کے باوجود بھی اگر آپ کو فجر میں نہ اٹھ سکنے کا خدشہ ہوتو اپنے بعض گھر والوں یا پڑوسیوں کو ہدایت کر دیں کہ وہ آپ کو ٹلیفون کر کے جگا دے۔ جب آپ بیدار ہو جائیں تو فوراً جاگنے کی دعا پڑھیں اور تیزی کے ساتھ بستر سے اٹھ جائیں اور اس میں کروٹیں نہ بدلتے رہیں، اور یا شیطان دل میں یہ بات ڈالے کہ تھوڑی دیر اور آرام کرلو۔ کیونکہ یہی تو شیطان کے دروازوں میں سے ایک بڑا دروازہ ہے۔ آپ گناہ و معاصی سے اجتناب کریں خاص طور سے حرام نظروں سے، کیونکہ گناہ ہی طاعت و بندگی سے محرومی کا سبب ہے۔ اور آپ مضبوط عزم و ارادہ والا بنیں، اور مسجدوں کی طرف سبقت کرنے والوں کے اجر وثواب کی یاد ذہن میں تازہ رکھیں جن کے قلوب مسجدوں میں لٹکے ہوئے ہیں اور وہ بار بار مسجدوں میں بکثرت آتے رہتے ہیں۔ اور وہ ان سات خوش نصیب افراد میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ یہی تو وہ نیک بخت ہیں جو دنیا میں شادکامی کی توفیق سے نوازے گئے ہیں اور آخرت میں جنت کے مستحق ہوں گے۔ حبیبِ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:
﴿ثَلاثَةٌ كُـلُّهُـمْ ضَـامِـنٌ عَلىٰ اللّٰهِ إنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ، وَإنْ مَاتَ أدْخَلَهُ اللّٰهُ الْـجَـنَّةَ ، وَمِـنْهُـمْ : مَـنْ خَـرَجَ إلىٰ الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلىٰ اللّٰهِ﴾ ”تین خوش

نصیب افراد ایسے ہیں جن کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے، اگر وہ زندہ رہیں تو رزق دیا جائے اور کافی ہو جائے، اور اگر مر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے، ان میں سے ایک ہے: وہ شخص جو مسجد کے لئے نکلتا ہے تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہوتا ہے''۔اس حدیث کو امام ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

میں اپنے لئے اور اس رسالہ کو پڑھنے والے کے لئے اور تمام مسلمان مرد وعورت کے لئے دنیا وآخرت کی سعادت وکامرانی اور اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی اور اس کی جنت کی دعا وسوال کرتا ہوں۔اور درود وسلام نازل ہو ہمارے نبی مکرم محمد ﷺ پر اور آپ کے آل وصحابہ کرام پر۔

آپ کا دینی بھائی

صالح بن عبدالرحمٰن الخضیری

بریدہ ۔ پوسٹ بکس نمبر:۱۷۱۴

(یہ رسالہ کوئی بھی مسلمان فقط مفت تقسیم کے لئے طبع کرسکتا ہے)